حصہ اوّل

خلد اللہ ملکہٗ

گلدستۂ عثمانیہ

مرتبہ محمد کریم الدین صاحب

حسب فرمایش سید حبیب علی تاجر کتب بہ محلہ مغلپورہ مکان منشی لوی آمیعل صاحب

مطبوعہ مطبع ابو العلائی حیدرآباد دکن

باہتمام سید حسین سید حبیب علی تاجران کتب مالک مطبع ابو العلائی حیدرآباد دکن ۱۳۲۶ھ چھاپا گیا

مختصر فہرست کارخانہ ابوالعلائی

یہ مشہور کارخانہ ہے جو مدت سے بیوپاریوں کو اپنے یہاں سے مال ارزاں قیمت سے بھیجکر نفع پہونچاتا ہے۔ اب عام خریداروں کی نفع رسانی کیلئے یہ فہرست مختصر شائع کیجاتی ہے کہ وہ اپنی فرمایشات طلب کرکے عمدگی مال وکفایت قیمت کی قدردانی فرمائیں ہر فرمایش بذریعہ ویلوپی ایبل روانہ ہوگی۔ اگر چار آنہ سے کم قیمت کا ویلو روانہ ہوگا اس کیلئے ڈاک کے ٹکٹ بذریعہ خط آنا چاہئیں اور زیادہ فرمایش کیلئے عنہ فیصدی پیشگی آنا چاہئے کیونکہ واپسی ویلو میں خرابی مال اور نقصان محصول ہوتا ہے۔ صاحب فرمایش اپنا نام مع ڈاکخانہ و ضلع صاف تحریر فرمائیں فہرست کارخانہ جو صاحب طلب فرمائیں آدہ آنہ کا ٹکٹ بھیجیں ورنہ بیرنگ روانہ کیجائیگی۔

نام کتاب	قیمت
اس سے بڑھکر اور کیا ہے کہ صاحب ہستی آپکے سامنے آئے اب آپ اور کیا چاہتے ہیں بے مثل ناول تاریخی و اخلاقی ناول ہم آپکی خریداری اور دلچسپی کی خاطر انتہائی رعایتی قیمت پر فروخت کرنا قبول کرتے ہیں	
تصانیف جناب مولوی محمد عبد الحلیم صاحب شرر	
ملک العزیز اور ورجنا	۷ر
حسن انجلینا	۶ر
منصور اور موہنا	۷ر
درگیش نندنی	۷ر
فردوس برین	۸ر
حسن بن صباح	۲ر
[illegible]	عہ
بدھ بھیانی سیبب	۱ر
فلورا فلورنڈا	۱۲ر

نام کتاب	قیمت
دلچسپ اول	۴ر
" دوم	۶ر
" سوم	۹ر
فتح اندلس	عاں
شہید وفا	۷ر
میوہ تلخ	۴ر
ایام عرب کامل	مر
یوسف و نجمہ کامل	۸ر
ماں ملک	عاں
لکنش اول	۴ر
" دوم	۶ر
" سوم	۱۰ر
قیس و لبنیٰ	۸ر
شوقین ملکہ	۸ر
فلپانہ	
آغا صادق کی شادی	۱ر
ڈاکو کی دلہن	۸ر

نام کتاب	قیمت
افسانہ نفیس	۲ر
تصانیف حکیم محمد علیخان صاحب اڈیٹر مرقع عالم ہردوئی	
عبرت ہیرین حصہ کامل	۷ر
جعفر عباسیہ	۹ر
اختر حسینہ	عاں
نیل کا سانپ	۹ر
گورا	عاں
حسن سرور	۷ر
ناول متفرق دلچسپ اور اخلاق	
جام سرشار	۸ر

نام کتاب	قیمت
کامنی	عاں
شستر	۸ر
خانہ ناز	۶ر
نسیم آرزو	۴ر
معشوقۂ عرب	۲ر
محبوس گلشن	عہ
دلبر	۸ر
ہمایوں خاتون	۴ر
رشید و زہرہ	۵ر
سلیم و مہرالنسا	۴ر
خون عشق	۸ر
جوش شباب	۸ر
عثمان مریم	۱۲ر
کہکشان	۱۰ر
کنیز فاطمہ	۱۰ر
جذبہ حسن	۸ر
اشک خون	۵ر



غزل امیر مینائی

ہمیں خلق ہی میں یہ غلغلا تیری شان جل جلالہٗ
سر عرش ہی ہے لکھا ہوا تیری شان جل جلالہٗ

تری ذات مالک کن فکان تری ذات خالق انس و جان
ترے در کے شاہ ہی ہیں گدا تری شان جل جلالہٗ

ترا نام پاک دوائے دل تیرا ذکر پاک غذائے دل
تیرا شکر کس سے ہوا ادا تیری شان جل جلالہٗ

ہو کریم تو ہے رحیم تو ہے علیم تو ہے قدیم تو
ہے محال حصر صفات کا تیری شان جل جلالہٗ

ہے زمانہ بھر پہ کرم ترا بھرے کیوں زمانہ نہ دم ترا
در فیض خلق پہ ہے کھلا تیری شان جل جلالہٗ

مرے دل کو صبر و قرار دے مرے بگڑے کام سنوار دے
مجھے ہے ترا ہی اک آسرا تیری شان جل جلالہٗ

ہے امیر اس میں بھی اک مزا کہ شہود و غیب ہے ایک جا
ہے عجیب حمد ردیف کا تیری شان جل جلالہٗ

غزل امیر مینائی

شب معراج ہے مہمان رسول اللہ آتے ہیں
جلو جو روبرو غلمان رسول اللہ آتے ہیں

جلاجل بج رہے ہین چھوم کی دہوم پہیلی ہے
خوشی سے زہرہ ہے رقصان رسول اللہ آتے ہین

کہلے جاتے ہین غنچے سبزہ کیا کیا لہرہاتا ہے
گل فردوس ہے خندان رسول اللہ آتے ہین

لگائین اچھے اچھے پہول چن کر ڈالیان جلدی
خبر حورون کو دے رضوان رسول اللہ آتے ہین

فدا ہونے کو ہے تیار سارا عالم بالا و زیر
کہ صدقہ فلک قربان رسول اللہ آتے ہین

کسی کو اب نہین حاجت ہو اعجاز مسیحا کی
کہ ہر اک درد کے درمان رسول اللہ آتے ہین

آمیر اسوقت جو کچھہ مانگنا ہو مانگ لے تو بہی
حبیب ایزد سبحان رسول اللہ آتے ہین

غزل آصف

سامنے وہ بے نقاب دیکھئے کب تک رہے
دیکھنے والون کو تاب دیکھئے کب تک رہے

سوئے ہین وہ وصل مین ڈر بھی ہے کچھہ کچھہ نہین
چشم میرے بیخواب دیکھئے کب تک رہے

رات تڑپتے کٹی چین نہین دل کو بہی
دل کو میرے اضطراب دیکھئے کب تک رہے

مٹ گئے جو نامور کیا کہین کس سے نہین
چرخ کا یہہ انقلاب دیکھئے کب تک رہے

چین نہین تو نہین موت بہی اس کو نہین
یہہ دل خانہ خراب دیکھئے کب تک رہے

آصف ناشاد کا حال وہی ہے جو تہا
عشق مین مٹی خراب دیکھئے کب تک رہے

ایضاً

عجب پیاری صورت ہے جانی تمہاری
غضب ڈہا رہی ہے جوانی تمہاری

زبان کو تو روکو کچھہ اچھی نہین ہے
بُری ہے بری بڑھ زبانی تمہاری

پرانی نشانی یہہ کندہ ہے دل پر
جو ہے دست مین یہہ نشانی تمہاری

بفضل خدا اور نعت پیمبر
محبت رہے دل مین جانی تمہاری

تم اوروں کو مشفق پکارے ہو مرنے
سُنا ہم نے اکثر زبانی تمہاری

نہ کہاؤ قسم جھوٹ کیا فایدہ ہے — وفا آزمائی ہے جانی تمہاری
وہ جھٹلاتے ہین مجھکو ہر دم کہون کیا — جو ہے بات کہدو نہانی تمہاری
کرے صدقہ پامال یہہ سیکڑون کو — جوانی تمھاری جوانی تمہاری
خطِ غیر پر تم نے جو کچھ لکھا ہے — مین ثابت کرون گا نشانی تمہاری
نہ بکڑاؤ بس ہم نے دیکھا ہے صاحب — پکڑ دینگے چوری نہانی تمہاری
رقیبون کو اچھا سمجھتے ہو پیارے — فقط مجھ سے ہے بدگمانی تمہاری
نہ پوچھا مجھے جھوٹے منہ بھی کسی دن — بہت دیکھ لی قدر دانی تمہاری
کہا سرگذشت ان سے اپنی تو بولے — نہین سنتے بس بس کہانی تمہاری
یونہی عشق مین غیر کے گر جب ہو گے — نہ ہوگی کبھی زندگانی تمہاری
یہی بچپنا ہے غضب کا ستم کا — ابھی تو ہے بڑہتی جوانی تمہاری
نہین فکر آصف ہے کس بات کی ہان — خدا چاہے جب شادمانی تمہاری

ایضاً

سمایا ہے آنکھون مین جب سے کہ تو ہے — تیرا یار جلوہ ہر اک چار سو ہے
نہ کیون لطف پر پلا دور ساغر — گھٹا خوب چھائی ہے اور آب جو ہے
ہوا قتل کے بعد احسان دیکھو — یہہ کہتا ہے دامن پہ کس کا لہو ہے
کوئی مر گیا آج مجنون کہ ہے ہے — اوداسی ہے اور دشت پر ایک ہو ہے
ہے پہلو مین تو اور یہہ گمشتگی ہے — تیری یاد ہے اور تیری جستجو ہے
نہ چھوڑا میری جوشش خون دیکھو — پس قتل دامن پہ اس کے لہو ہے
نہ کیون کر مکدر رہے دل مین ہم سے — کہ ہے صاف ثابت وہ یہہ آرزو ہے
مری باوفائی تری بے وفائی — اسی کا ہے چرچا یہی گفتگو ہے

ہزارون ہی مرتے ہین اوس سنگدل پر / نہین اچھی عادت تری جس کی خو ہے
بجز تیرے کوئی نہین غیر اس جا / مرے دل نہین سینہ مین پہلو مین تو ہے
تصدق سے پینے ہی کے خدایا / ہوا انجام اچھا یہی آرزو ہے
مرے گل کو چھوا ئی ہے کیا صبا تو نے / کہ تجھ مین سمائی جو پھولون کی بو ہے
ہوے دھجیان میرے دامن کے ایسے / نہ سینے کے قابل نہ جائے رفو ہے
بتون نقش پا اور ترا در نہ چھوڑون / یہی دل کی خواہش یہی آرزو ہے
دماغ آسمان پر ہوا تیرا آصف / وہ پہلو مین ہے تیرے جو ماہ رو ہے

ایضاً

تمہارے ہجر مین کیا اضطراب رہتا ہے / یہ لطف اور ہے اسپر عتاب رہتا ہے
ہزارون لطف سے محفل مین خوبرویون کے / ہمیشہ دور مین جام شراب رہتا ہے
ہمیشہ بزم مین غیرون سے دیکھکر اوسکو / دل و جگر مرا مثل کباب رہتا ہے
نہ چھیڑے بات کوئی وصل مین وہ ڈرتے ہین / یہی وجہ ہے کہ شرم حجاب رہتا ہے
عجب طرح کی جوانی ہے سب کو اس سن مین / ہر اک کو بس یہی شوق شراب رہتا ہے
کہین نہ بار ہو یہ بھی اوسے نزاکت ہے / حیا کا شرم کا منہ پر نقاب رہتا ہے
بتون کی رنج و مصیبت عذاب ہے دلپر / عجب طرح کا الٰہی عذاب رہتا ہے
ہماری جذب محبت کی دیکھئے تاثیر / انہین بھی شکل مرے اضطراب رہتا ہے
جو بوسے وصل مین ہوتے ہین انکی گنتی کا / ہمارے اونکے حساب کتاب رہتا ہے
بگاڑا پہلے اسی نے مجھے خدا کی قسم / بغل مین جو دل خانہ خراب رہتا ہے

کوئی سبب ہے کہ آصف بھلا کہو ہم سے
نثار تجھ پہ جو وہ ماہتاب رہتا ہے

لطیف

انہیں خط پڑھ کے تاب آئے نہ آئے
جواب باصواب آئے نہ آئے

کرو غمزہ خوشی سے تم کسی سے
بلائے دل کو تاب آئے نہ آئے

مین شرماؤنگا ذکر غیر پر پھر
خدا جانے حجاب آئے نہ آئے

تمہاری چال بس کرتی ہے آؤ
کہ فتنہ ہم رکاب آئے نہ آئے

ستم کی مین بتاؤن تم کو گنتی
تمہین اسکا حساب آئے نہ آئے

اسی خنجر سے مجکو قتل کرناؤ
کسی مین آب و تاب آئے نہ آئے

تڑپتا ہون شب وصل عدو مین
تجھے کیا مجھکو خواب آئے نہ آئے

پلا دے آج ساقی خوب سی مے
کہ پھر ایسی شراب آئے نہ آئے

میری جانب سے جاکر پوچھ دربان
کہ یہہ خانہ خراب آئے نہ آئے

کتابی چہرہ تم اپنا دکھاؤ
نظر پھر یہہ کتاب آئے نہ آئے

وہ رنجیدہ ہے گالی کا بھی دیکھو
میرے جانب خطاب آئے نہ آئے

پریشانی رہی گر یونہی آصف
لحد مین تجھکو خواب آئے نہ آئے

ایضاً

ابر ہے ساقی مہوش اور ساغر چاہیے
ہر طرح سامان عشرت اور بہتر چاہیے

مین فدا ہون جان سے دل سے بیشہ العنیم
نذر کر دون مین ابھی گر کام کو سر چاہیے

آہ و زاری مین کٹی سب عمر اب تو مرتے دم
اک فدا تسکین کو آنا ستمگر چاہیے

تم اگر چاہو جگانا گشتہ رفتار کو
جاگنے کے واسطے بس ایک ٹھوکر چاہیے

جو کہ عاشق مر رہا ہے عشق مین تیرے صنم
ہر طرح سے کچھ تسلی اوس کی دلبر چاہیے

کیا ذرا سی بات سمجھے دل کو لینا جبر سے
مہربانی لطف سے بندہ پرور چاہیے

اور کچہہ ارمان نہین دل مین مگر اب ہے تو یہہ — جان جاتی ہے نظر ایک پل بھر چاہیے
رنج مجھسے تم اگر رکھتے ہو کہدو صاف صاف — دل نہین آفت رسیدون سے مکدر چاہیے
عشق کچھہ آسان نہین آصف یہہ کہتی مین سنو — ہر گہڑی آہ و فغان اور دیدۂ تر چاہیے

ایضاً

محبت مین ہم کو پھنسا کر چلے — خدا کے لئے تم یہہ کیا کر چلے
رقیبون کو اپنے جلا کر چلے — ہزارون وہ مجھکو ستا کر چلے
وہ چال ایسی تربت پر آ کر چلے — کہ سوتے لحد کو جگا کر چلے
ہماری نہ ہوئی شفا عمر بھر — نظارا ئے دار الشفا کر چلے
انہین رنج ہے بعد مردان ابھی — وہ مرقد پہ ٹھوکر لگا کر چلے
ہوا مین اوسے پیتے ہین بیخبر — شراب ایسی مجھکو پلا کر چلے
جو پوچھے شب وصل کی بات کچھہ — وہ منہہ پھیر کر مسکرا کر چلے
قیامت ہے بڑنے سے قد حسین — کہ ٹھوکر سے محشر بپا کر چلے
وہ غدار ستم کیون کرے کیا غرض — تلافی کے بدلے جفا کر چلے
تہتہ خاک سوتے تھے کیا چین سے — یہین آپ آکر جگا کر چلے
ہے معلوم کچھہ بھی کہ آصف چلے — تم آئے تھے کیون اور کیا کر چلے

ایضاً

وہ مٹ چکے ہین ترے غم مین کچھہ نشان نرہا — ہمارا درد و الم قابل بیان نرہا
خزان کے ساتھہ وہ گلرنگ بوستان نرہا — کہان پتا ہے ہمارا نہی آشیان نرہا
ستم کیا ہے وہ مجھپر کہ اونکو میرے بعد — ذرا بھی غیر سے اب لطف امتحان نہ رہا
فراق یار مین زندان مین دشت مین ہر جا — یہ غم شریک میرے حال کا کہان نرہا
مٹایا مجہروی چرخ نے زمانے کو — کہ نام کو بہی حسین اب کہین جوان نرہا

فسانہ لیلی و مجنون کا ایک رہا باقی
وہ قیس و ناقہ و لیلی وہ ساربان نہ رہا

لیا ہے ایک جو دل میرا دو دیے بوسے
خدا کا شکر ہے سودا کوئی گران نہ رہا

نثار کیا کرین ہم اپنی جان کو سو بار
کہ اس جہان مین اس شی کا قدردان نہ رہا

بتون کی بیخبری اور عتاب سے ہم کو
ذرا بہی حوصلۂ نالہ و فغان نہ رہا

وہ مر مٹا ہون ترے غم مین اے تغافل کیش
کہ مین تو کیا مری مرقد کا بہی نشان نہ رہا

کرین تو کس پہ کرین ناز اپنا اے آصف
اوٹہائے کون کہ کوئی بہی مہربان نہ رہا

ایضاً

مین شکوۂ بیداد نہ زنہار کرون گا
اللہ کے آگے بہی تجہے پیار کرون گا

وہ آئے عیادت کو مرے سب یہہ کہکر
مین اور بہی بیمار کو بیمار کرون گا

اللہ بچائے کہ یہہ کہتا ہے وہ کافر
مین ساری خدائی کو گنہگار کرون گا

کہوئے دل نادان سے نہ بہت راز محبت
ایسے کو نہ پہر محرم اسرار کرون گا

کتراکے چلے مجہ سے عبث یہہ بہی بجا تہا
کیا چہیڑ کی باتین سر بازار کرون گا

ہر بار دکہاتے ہو عبث خون بہی خنجر
مین اپنے گلے کا اسے ہار کرون گا

اس کی صف مژگان سے اگر دل کو بچایا
غمزہ نے کہا لاکہہ مین تلوار کرون گا

وہ ہون کے بڑے لطف سے جب انجمن آرا
جام مئے گلرنگ سے سرشار کرون گا

یہہ جو روٹہینگے مناؤن گا انہین مین
مجہپر جو خفا ہونگے تو مین پیار کرون گا

گالی ہو کہ جہڑکی ہو سنون گا اوسی خاموش
سن لونگے بہت ضبط بہی ناچار کرونگا

منت سے خوشامد سے اطاعت سے ادب سے
جو دل مین ہے اس بات کا اظہار کرونگا

اسپہ بہی جو وہ وصل سے انکار کرینگے
آصف ہون تو پہر بات نہ زنہار کرونگا

ایضاً

کیون مر گئے نہ ہجر مین درد جگر سے ہم
شرمندہ کیون ہین شب غم کی سحر سے ہم

سینہ سے بھی تو ڈھونڈھ نکالا نگاہ سے
چارون طرف سے گھیر لیا دلکو یاس سے
برق نگاہ پھر دل بیتاب پر گری پڑی
آنکھون مین رہ کے اور بھی ذلت ہوئی نصیب
بیتاب کر دیا ہے ہمین شوق دید نے
شام شب فراق ہماری گواہ ہے
ہم سے تو جان مفت مین یون دی نجائیگی
تو آؤ امتحان کرین حسن و عشق کا
سوز درون نے خوب گھلایا ہے جسم کو
آصف جو دل گیا ہے تو جائیگی جان بھی

اب دل کہان چھپائین تمہاری نظر سے ہم
ارمان پکارتے ہین کہ نکلین کدھر سے ہم
ہم سے نظر بچی نہ کسی کی نظر سے ہم
کیسے گرے ہین آج کسی کے نظر سے ہم
آگے بڑھے ہین چار قدم راہبر سے ہم
بیٹھے ہین انتظار مین اب تک سحر سے ہم
آنکھین چرائین کیون نہ تمہاری نظر سے ہم
کچھ تم بڑھو اُدھر سے بڑھین کچھ ادھر سے ہم
باندھین گے چلکے شرط کسی سے کمر سے ہم
اب کیا ہی ہے روتے تھے بیشتر سے ہم

ایضاً

ہاتھ مین ہاتھ سے لئے خنجر کا آتے کیون ہو
قصہ بزم دگر مجھکو سناتے کیون ہو
رات کو غیر کے گھر چوری سے جاتے کیون ہو
مجھ سے گر قطع محبت ہے تو ناحق ناحق
مین مرا جاتا ہون اس ننگ سے کیا اف ہے
کھیل ہے نام مرا خاک پہ لکھنا کر دو
کوئی تو بات ہے کچھ شرم کی ایسی ورنہ
ہاتھ مین پہنے ہو یہ کس کا نشانی چھلہ
وصل مین الفت اغیار کا کیا ہے مذکور
کس کے گھر رات کو تھے نیند ہے آنکھون بھری

ہر گھڑی مجھکو اسی طرح رلاتے کیون ہو
اس طرح بزم سے تم اپنے اٹھاتے کیون ہو
تم چھپو جا کے مگر بات بناتے کیون ہو
ہر گھڑی چھیڑ کے تم مجھکو ستاتے کیون ہو
غیر کی لاش پہ تم اشک بہاتے کیون ہو
اس طرح خاک مین تم مجھکو ملاتے کیون ہو
سامنے آتے ہی تم آنکھ چرا لیتے کیون ہو
ہاتھ مین ہاتھ ہے پھر مجھسے چھپاتے کیون ہو
اس طرح مجھکو میری جان رلاتے کیون ہو
بات تو مجھ سے کرو بات اڑاتے کیون ہو